

اصلاحِ قلب کیلئے ایک رہنما تحریر



# بدگمانیہ

PDFBOOKSFREE.PK

یہ کتاب مفت ہے:

13. انسان افسانے والا  
14. بدگمانیہ ہم شرابی کی آواز  
15. گمان کے کتے ہیں؟  
16. بدگمانیہ سے بچے  
17. بدگمانیہ کے علاج  
18. دوسروں کو بدگمانی سے بچانے  
19. ان کے علاوہ بھی بہت سے موضوعات



پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ اصلاحی کتب

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔

فون: 4126999-93/4921389 فیکس: 4125858

Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

مکتبہ المدینہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”بدگمانی سے بچیں“ کے 13 حروف کی نسبت سے اس  
رسالے کو پڑھنے کی ”13 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ“ مسلمان کی  
نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

دومدنی پھول:

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی

صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رضائے

الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حَتّٰی الْوُسْعِ اس کا باؤضو اور

﴿۷﴾ قبلہ رُوْطْلَہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں

گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں

”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ (اپنے

ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔ ﴿۱۳﴾ کتابت وغیرہ میں

شُرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی

اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی

حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،  
احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام  
امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے  
ایک مجلس ”الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّةُ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام  
کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس  
کے مُنَدِّج و جذیل چھ شعبے ہیں:

﴿۱﴾ شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ﴿۲﴾ شعبہ درسی کُتب

﴿۳﴾ شعبہ اصلاحی کُتب ﴿۴﴾ شعبہ تراجم کتب

﴿۵﴾ شعبہ تفتیش کُتب ﴿۶﴾ شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت،

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامیِ سنت، حامیِ بدعت،

عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزَّوجلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“

کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ نگینہ خضرِ اہل شہادت، جنّتِ البقیع میں مدفن اور جنّتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

### پچھلے سے پرہیز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس فانی دُنیا میں ”عمرِ عزیز کے چار دن“ گزارنے کے بعد ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا جس کی وحشت آمیز تنہائیوں میں نہ جانے کتنا عرصہ ہمارا قیام ہوگا۔ پھر جب مُحْشَر کے میدان میں ہم اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفرِ زیست (یعنی زندگی کے سفر) کے احوال سُنانے کے لئے حاضر ہوں گے تو ہمیں اپنا ہر عمل اپنے نامہ اعمال میں لکھا ہوا دکھائی دے گا جیسا کہ قرآنِ عظیم، فرقانِ حمید میں ارشاد ہوتا ہے:

یَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۖ لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۖ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۖ

ترجمہ کنز الایمان: اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کرتا کہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ ۳۰، الزلزال: ۶-۸)

اس کے بعد بارگاہِ ربِّ الانام عَزَّوَجَلَّ سے پروانہ بخشش جاری ہوگا یا (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) دُخولِ جہنم کا حکم ملے گا۔ (نَسْأَلُ الْعَافِيَةَ یعنی ہم عافیت کا سوال کرتے ہیں۔)

گرتو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی! ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یا رب (عَزَّوَجَلَّ) عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا اگر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یا رب (عَزَّوَجَلَّ) (أرمغانِ مدینہ از امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيہ)

## دل سے بھی حساب لیا جائے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہ یا نیکی کے ارتکاب میں جسم کے ظاہری اعضاء مثلاً ہاتھ، پاؤں، آنکھ وغیرہ کا کردار تو سب پر واضح ہے مگر اس طرف عموماً ہماری توجہ نہیں ہوتی کہ سینے میں دھڑکنے والا دل بھی ہمارے نامہ اعمال میں نیکیوں یا گناہوں کے اضافے میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ چنانچہ جب میدانِ محشر میں آنکھ کان وغیرہ سے حساب لیا جائے گا تو یہ دل بھی ان کے ساتھ شریک ہوگا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ  
أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا  
ترجمہ کنز الایمان: بے شک کان اور آنکھ  
اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

(پ: ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۶)

اس آیت کے تحت علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی (المتوفی ۷۶۱ھ) تفسیر قرطبی میں لکھتے ہیں کہ ”یعنی ان میں سے ہر ایک سے اس کے استعمال کے بارے میں سوال ہوگا، چنانچہ دل سے پوچھا جائے گا کہ اس کے ذریعے کیا سوچا گیا اور پھر کیا اعتقاد رکھا گیا جبکہ آنکھ اور کان سے پوچھا جائے گا تمہارے ذریعے کیا دیکھا اور کیا سنا گیا۔“ (الجامع لاحکام القرآن، الاسراء، تحت الآیة ۳۶، ج ۵، ص ۱۸۸)

جبکہ علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ ”یہ آیت اس بات پر دلیل ہے کہ آدمی کے دل کے افعال پر بھی اس کی پکڑ ہوگی مثلاً کسی گناہ کا پختہ ارادہ کر

لینا.. یا.. دل کا مختلف بیمار یوں مثلاً کینہ، حسد اور خُود پسندی وغیرہ میں مُبتلا ہو جانا، ہاں علماء نے اس بات کی صراحت فرمائی کہ دل میں کسی گناہ کے بارے میں محض سوچنے پر پکڑ نہ ہوگی جبکہ اس کے کرنے کا پختہ ارادہ نہ رکھتا ہو۔“

(روح المعانی، پ ۱۵، الاسراء، تحت الآیة ۳۶، ج ۱، ص ۹۷)

### دل کو قائب کیوں کہتے ہیں؟

دل کو عَرَبی زبان میں قَلْب (یعنی بدلنے والا) کہتے ہیں اور اسے قلب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مختلف اوقات میں مَحْمُود و مَذْمُوم (یعنی پسندیدہ و ناپسندیدہ) دونوں قسم کی کیفیات سے دوچار ہوتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، ج ۱، ص ۳۰۴) اس حقیقت کو فرمانِ نبوی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں یوں بیان کیا گیا ہے: ”دل کی مثال اس پر کی سی ہے جو میدانی زمین میں ہو جسے ہوائیں ظاہر باطن اٹھیں پھلیں۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث ابی موسیٰ الاشعری، المحدث ۱۹۷۸ء، ج ۷، ص ۱۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اگر ہم اپنے دل پر غور کریں تو یہ نتیجہ سامنے آئے گا کہ کبھی اس پر رحم غالب ہوتا ہے اور کبھی سختی اسے جکڑ لیتی ہے، کبھی سمندرِ سخاوت ٹھٹھیں مارتا ہے تو کبھی بُخل (یعنی سنجوسی) کا طوفان اپنی ہلاکت خیزیوں دکھاتا ہے، کبھی تو عاجزی کا ایسا پیکر کہ کتے کو بھی حقیر نہ جانے اور کبھی ایسا مُتَكَبِّر کہ بڑوں بڑوں کو خاطر میں نہ لائے، کبھی تو ایسا مُخْلِص کہ اپنا نیک عمل ظاہر ہونے پر پریشان ہو جائے اور کبھی ایسی حالت کہ تعریف نہ ہونے پر مکالم محسوس کرے، کبھی ایسا صابر کہ بڑی سے بڑی مُصِیبت پر اُف تک نہ کرے اور کبھی ایسی بے صبری کہ ذرا سی تکلیف پر واویلا مچا دے، کبھی تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا ایسا خوف کہ گناہ

کرنے کے تصور رہی سے گھبرائے اور کبھی ایسی غفلت کہ بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی آثارِ عدالت دکھائی نہ دیں، کبھی تو عشقِ رسول (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ایسا جذبہ کہ زبانِ حال سے پکار اٹھے:

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم

میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

اور کبھی دنیا کی محبت کا ایسا غلبہ کہ اسی کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھے، کبھی تو مسلمانوں کی خیر خواہی کا ایسا جذبہ کہ خود نقصان اٹھا کر بھی دوسروں کا بھلا کرے اور کبھی ایسا خود معرض کہ اپنے فائدے کے لئے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچانے سے بھی دریغ نہ کرے، کبھی تو ایسا اشتیاع (یعنی بے نیازی) کہ جائے عزت پر باوجود اصرار نہ بیٹھے اور کبھی ایسی حُبِ جاہ (یعنی عزت کی خواہش) کہ نمایاں جگہ نہ ملنے پر منہ پھلائے بلکہ اس محفل سے ہی رخصت ہو جائے، کبھی تو ایسی فتاعت کہ حاجت سے زائد مال ملے بھی تو لینے پر تیار نہ ہو اور کبھی ایسی لالچ کہ کثیر مال ہونے کے باوجود مال بڑھانے کی کوشش میں لگا رہے، کبھی تو ایسی حیاء کہ تنہائی میں بھی خلافِ حیاء کام نہ کرے اور کبھی ایسی بے باکی کہ لوگوں کے سامنے بھی بے حیائی کے کام کرنے سے نہ شرمائے، عَلٰی هٰذَا الْقِیَاس۔

### تشویش ناک تبدیلیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں ہونے والی یہ تبدیلیاں انتہائی تشویش ناک ہیں لہذا ہمیں اس کی طرف سے ہرگز کوتاہی نہیں برتنی چاہئے۔ اس کے لئے



ہمیں اولاً بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں قلبِ سلیم (یعنی اچھی باتوں کا اثر قبول کرنے والے دل) کا سوال کرنا چاہئے۔ ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کے قلبِ اظہر سے جاری ہونے والے رُوحانی چشموں سے سارا عالم سیراب ہو رہا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ سے اس طرح دُعا کیا کرتے: ”يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ“ یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث ۱۲۱۰۸، ج ۴، ص ۲۲۵)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بارگاہِ خداوندی میں دُعا کے ساتھ ساتھ اصلاحِ قلب کے لئے عملی کوشش کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے ہمیں سب سے پہلے اپنے دل کا صحابہ کرنا چاہئے کہ فی الوقت ہمارے دل پر جن صفات کا غلبہ ہے ان میں کتنی صفاتِ حسنہ (یعنی اچھی صفات مثلاً سخاوت، اخلاص، رحم وغیرہ) ہیں اور کتنی سیئہ (یعنی بُری مثلاً حسد، تکبر، بغض، بدگمانی وغیرہ)؟ پھر نتیجہ سامنے آنے پر اچھی صفات کی بقا کے لئے کمر بستہ ہو جائیں اور بُری صفات سے چھٹکارے کی کوشش شروع کر دیں۔

زیر نظر رسالے ”بدگمانی“ میں دل کو عارض ہونے والی ایک صفت بدگمانی کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً گمان کسے کہتے ہیں؟ اس کی کتنی اقسام ہیں؟ بدگمانی کب جائز ہے اور کب ناجائز؟ اس پر شرعی حکم کب لگے گا؟ وغیرہا نیز اس کی ہلاکت خیزیوں کے بیان کے بعد علاج کے طریقے بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس رسالے کو مُرتَّب کرنے کے لئے قرآن مجید،

اس کی 8 تفاسیر، 10 کُتُب احادیث، ان کی 5 شُرُوحات، فتاویٰ اُمجدیہ، فتاویٰ رَضَوِیہ، فیضانِ سُنّت (جلد اوّل) اور 12 دیگر کُتُب سے مواد لیا گیا ہے، علاوہ ازیں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگرانِ مَدَظِلَّةِ اَلْعَالِی کے کیسٹ بیان ”بدگمانی“ سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا ہے (یہ کیسٹ بیان مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل کیا جاسکتا ہے)۔

اس رسالے میں تقریباً 5 آیاتِ قرآنیہ، 20 احادیثِ مبارکہ اور 11 حکایات شامل ہیں۔ اُمید واثق ہے کہ اصلاحِ کَلْب کے سلسلے میں یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوگا، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 624 تا 626 پر لکھتے ہیں: ”مَحَرَّمَاتِ بَاطِنِیہ (باطنی ممنوعات مثلاً تکبُّر وریا و عجب (یعنی غرور) و حسد وغیرہا اور اُن کے مُعَالَجَات (یعنی علاج) کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔“ اس رسالے کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر ثواب جاریہ کے مستحق بنئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنے اور مَدَنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مَجْلِسِ اَلْمَدِیْنَةِ الْعِلْمِیَّة کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### ذُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک  
و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے:  
”اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات  
پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف  
پڑھے ہوں گے۔“  
(فردوس الاخبار، الحدیث ۸۲۱۰، ج ۲، ص ۴۷۱)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

### فقیرانہ و اندازِ تاجر

ایک بُرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں نماز ادا کرنے گیا۔ وہاں  
میں نے دیکھا کہ ایک مالدار تاجر بیٹھا ہے اور قریب ہی ایک فقیر دُعا مانگ رہا ہے:  
”یا الہی عَزَّوَجَلَّ! آج میں اس طرح کا کھانا اور اس قسم کا حلوہ کھانا چاہتا ہوں۔“  
تاجر نے یہ دُعا سن کر بدگمانی کرتے ہوئے کہا: ”اگر یہ مجھ سے کہتا تو میں اسے ضرور  
کھلاتا مگر یہ بہانہ سازی کر رہا ہے اور مجھے سُن کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہا ہے تاکہ  
میں سُن کر اسے کھلا دوں، وَاللّٰہ! میں تو اسے نہیں کھلاؤں گا۔“ وہ فقیر دُعا سے فارغ  
ہو کر ایک کونے میں سو رہا۔ کچھ دیر بعد ایک شخص ڈھکا ہوا طباق لے کر آیا اور دائیں

بائیں دیکھتا ہوا فقیر کے پاس گیا اور اسے جگانے کے بعد وہ طبق بصدعاجزی اس کے سامنے رکھ دیا۔ تاجر نے غور سے دیکھا تو یہ وہی کھانے تھے جن کے لئے فقیر نے دُعا کی تھی۔ فقیر نے حسبِ خواہش اس میں سے کھایا اور بقیہ واپس کر دیا۔

تاجر نے کھانا لانے والے کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھا: ”کیا تم انہیں پہلے سے جانتے ہو؟“ کھانا لانے والے نے جواب دیا: ”بخدا! ہرگز نہیں، میں ایک مزدور ہوں میری زوجہ اور بیٹی سال بھر سے ان کھانوں کی خواہش رکھتی تھیں مگر مہیا نہیں ہو پاتے تھے۔ آج مجھے مزدوری میں ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) سونا ملا تو میں نے اس سے گوشت وغیرہ خریدا اور گھر لے آیا۔ میری بیوی کھانا پکانے میں مصروف تھی کہ اس دوران میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھیں تو کیا سوئیں، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، مجھے خواب میں حضور سرورِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جلوہ زیبا نظر آ گیا، میں نظارہٴ محبوب میں گم تھا کہ لہجائے مبارکہ کو جُشِش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ”آج تمہارے علاقے میں اللہ عزَّ وَّجَلَّ کا ایک ولی آیا ہوا ہے، اُس کا قیام مسجد میں ہے۔ جو کھانے تم نے اپنے بیوی بچوں کے لئے تیار کر دائے ہیں ان کھانوں کی اسے بھی خواہش ہے، اس کے پاس لے جاؤ وہ اپنی خواہش کے مطابق کھا کر واپس کر دے گا، بقیہ میں اللہ تعالیٰ تیرے لئے بَرَکت عطا فرمائے گا اور میں تیرے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ نیند سے اُٹھ کر میں نے حکم کی تعمیل کی جس کو تم نے بھی دیکھا۔

وہ تاجر کہنے لگا: ”میں نے ان کو انہی کھانوں کے لئے دُعا مانگتے سنا تھا، تم نے ان کھانوں پر کتنی رقم خرچ کی؟“ اس شخص نے جواب دیا: ”مثقال بھر سونا۔“ اس تاجر نے اسے پیش کش کی: ”کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ مجھ سے دس مثقال سونا لے لو اور اس نیکی میں مجھے ایک قیراط کا حصہ دار بنالو؟“ اس شخص نے کہا: ”یہ ناممکن ہے۔“ اُس تاجر نے اضافہ کرتے ہوئے کہا: ”اچھا میں تجھے بیس مثقال سونا دے دیتا ہوں۔“ اس شخص نے اپنے انکار کو دُہرایا حتیٰ کہ اس تاجر نے سونے کی مقدار بڑھا کر پچاس پھر سو مثقال کر دی مگر وہ شخص اپنے انکار پر ڈٹا رہا اور کہنے لگا: ”وَاللّٰہُ! جس شے کی ضمانت رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دی ہے، اگر تو اس کے بدلے ساری دُنیا کی دولت بھی دیدے پھر بھی میں اسے فروخت نہیں کروں گا، تمہاری قسمت میں یہ چیز ہوتی تو تم مجھ سے پہلے کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جسے چاہے۔“ تاجر نہایت نادِم و پریشان ہو کر مسجد سے چلا گیا گویا اس نے اپنی قیمتی متاع کھودی ہو۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الثلاثون بعد الثلاث مئة، ص ۲۷۷، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

کثرتِ گُمان کی ممانعت

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا  
مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! بے گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو

جاتا ہے۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

حضرت علامہ عبد اللہ ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی (الْمُتَوَفَّى ۷۹۱ھ) تفسیر بیضاوی میں لکھتے ہیں: ”تنا کہ مسلمان ہر گمان کے بارے میں مُحْتَاط ہو جائے اور غور و فکر کرے کہ یہ گمان کس قبیل سے ہے۔“

(تفسیر بیضاوی، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآية ۱۲، ج ۵، ص ۲۱۸)

اس آیت کریمہ کے تحت حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی (الْمُتَوَفَّى ۶۰۶ھ) تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں: ”کیونکہ کسی شخص کا کام دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا ہی غلطی پر ہو۔“

(التفسیر الکبیر، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآية ۱۲، ج ۱۰، ص ۱۱۰)

### گمان کیسے کسترے ہیں؟

ہر وہ خیال جو کسی ظاہری نشانی سے حاصل ہوتا ہے گمان کہلاتا ہے، اس کو ظن بھی کہتے ہیں۔ مثلاً دُور سے دُھواں اُٹھتا دیکھ کر آگ کی موجودگی کا خیال آنا۔

(مفردات امام راغب، ص ۵۳۹، ماخوذاً)

### گمان کی اقسام

بنیادی طور پر گمان (ظن) کی دو قسمیں ہیں:

- (۱).....حَسَن ظَن (یعنی اچھا گمان)۔
  - (۲).....سَوَ ظَن (یعنی بُرا گمان، اسے بدگمانی بھی کہتے ہیں)۔
- پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں:

چنانچہ حَسَن ظن کبھی تو واجب ہوتا ہے جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اچھا گمان

رکھنا اور کبھی مُشْتَبَح جیسے مُؤْمِن صَالِح کے ساتھ نیک گمان۔

(خزائن العرفان، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیہ ۱۲)

اسی طرح سوئے ظن (بدگمانی) کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱)..... جائز۔ (۲)..... مُمْنوع۔

### (۱) بدگمانی کے جائز ہونے کی صورتیں

#### پہلی صورت:

فَاسِقٌ مُّغْلِبٌ (یعنی علانیہ گناہ کرنے والے) کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے

أَفْعَالِ اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ (خزائن العرفان، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیہ ۱۲)

علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی (الْمُتَوَفٰی ۵۶۷ھ) لکھتے

ہیں: ”اگر کوئی شخص نیک ہو تو اس کے بارے میں بدگمانی جائز نہیں اور جو علانیہ گناہ

کبیرہ کا مرتکب ہو اور فسق میں مشہور ہو تو اُس کے بارے میں بدگمانی کرنا جائز ہے۔“

(الجامع لاحکام القرآن، پ ۲۶، الحجرات تحت الآیہ ۱۲، ج ۸، ص ۲۳۸ ملخصاً)

علامہ سید محمود آلوسی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی (الْمُتَوَفٰی ۱۲۷۰ھ) ارشاد فرماتے

ہیں: ”سوئے ظن اُس وقت حرام ہوگا جب مَظْنُون (یعنی جس کے بارے میں گمان کیا

جائے) ایسا شخص ہو جس کے عُیُوب کی پوشیدگی، صَالِحِیَّت (یعنی نیک ہونے) اور

أَمَانَت وِدِیَانَت کا مُشَاہَدَہ کیا جائے (یعنی وہ نیکی میں مشہور ہو) اور اگر کوئی شک میں

مُتَبَلّا کرنے والے بُرے کاموں میں علانیہ طور پر مُشْغُول ہو جیسے شراب کی دُکان

میں آنا جانا یا گانے والی فاجرہ عورتوں کی صحبت اختیار کرنا یا کسی بے ریش (بغیر داڑھی

والے) کی طرف مسلسل دیکھتے رہنا، تو اس صورت میں بدگمانی حرام نہیں، چاہے گمان کرنے والے نے انہیں شراب پیتے یا زنا کرتے یا بے ہودہ کام (یعنی بدفعی) کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔“

(روح المعانی، پ ۲۶، الحجرات تحت الآية ۱۲، ج ۲۶، ص ۲۸، ملخصاً)

علامہ اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی (الْمُتَوَفَّی ۱۱۳۷ھ) ارشاد فرماتے ہیں:

”گمان کی طرف اُس وقت تک پیش رفت نہ کی جائے جب تک کہ مَظْنُون (یعنی جس کے بارے میں دل میں گمان آئے) کے بارے میں غور و فکر نہ کر لیا جائے۔ چنانچہ اگر مظنون نیک ہے تو اُس پر معمولی وہم کی وجہ سے بدگمانی نہ کی جائے بلکہ احتیاط برتی جائے اور تم اس وقت تک کسی کے ساتھ بدگمانی نہ کرو جب تک کہ تمہارے لئے حُسنِ ظن رکھنا ممکن ہو۔ رہا فُتُاق کا معاملہ تو ان کے ساتھ ایسی بدگمانی رکھنا جائز ہے جو ان کے افعال سے ظاہر ہو۔“

(روح البیان، پ ۲۶، الحجرات تحت الآية ۱۲، ج ۹، ص ۸۵)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَظِی (الْمُتَوَفَّی ۱۳۷۶ھ) لکھتے ہیں: ”پیشک مسلمان پر بدگمانی حرام ہے مگر جبکہ کسی قرینہ سے اُس کا ایسا ہونا ثابت ہوتا ہو، تو اب حرام نہیں۔ مثلاً کسی کو بھٹی (یعنی شراب خانے) میں آتے جاتے دیکھ کر اُسے شراب خور (یعنی شراب پینے والا) گمان کیا تو اس (یعنی بدگمانی کرنے والے) کا قصور نہیں، اُس (یعنی شراب خانے میں آنے والے) نے مَوْضِعِ تُّہْمَت (یعنی تہمت لگنے کی جگہ) سے کیوں اجتناب (یعنی پرہیز) نہ کیا۔“ (فتاویٰ امجدیہ، ج ۱، ص ۱۳۳)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”جو اپنے



آپ کو خود تہمت کے لئے پیش کر دے تو وہ اپنے بارے میں بدگمانی کرنے والے کو مکمل مت نہ کرے۔“ (الدر المنثور، ج ۷، الحجرت تحت الآية ۱۲، ص ۵۶۶)

### بدگمانی جواز ہونے کا مطلب

یاد رہے کہ اہل مَحْصِیَّت اور علانیہ گناہ کرنے والوں سے بدگمانی جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان کی بدگوئی یا عیب اُچھالنا شروع کر دیں بلکہ ایسی صورت میں رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے صرف دل میں انہیں بُرا سمجھا جائے۔ (الحدیقة الندیة، ج ۲، ص ۱۱، ملخصاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، الحدیث ۱۹۳۴، ج ۳، ص ۳۷۲)

### دوسری صورت :

جب نقصان میں مبتلا ہوئے کا قوی احتمال ہو۔ مثلاً کسی اسلامی بھائی نے کسی کے ساتھ کاروباری شُرَاکت کی یا خرید و فروخت کی یا اس سے کرائے پر کوئی چیز لی یا کسی بھی طرح کا مالی معاملہ طے کیا اور سامنے والے کی کسی مشکوک حرکت کی وجہ سے دل میں بے اختیار بدگمانی پیدا ہوئی اور اس نے اس بدگمانی کی بنیاد پر ایسی احتیاطی تدابیر اختیار کیں جس سے سامنے والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو جائز ہے کیونکہ اگر حقیقتاً سامنے والے کی نیت دُرست نہ ہو اور یہ شخص حُسن ظَن ہی قائم کرتا رہ جائے تو نقصان میں مبتلا ہونے کا قوی امکان ہے۔

جیسا کہ علامہ سید محمود آلوسی بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی (الْمُتَوَفَّی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں: ”گمان کرنے والے کے لئے بُرے گمان کے تقاضے پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں (جبکہ مظنون کو کوئی نقصان نہ پہنچے) مثلاً اس نے کسی شخص کے بارے میں گمان کیا کہ وہ اُسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ اس سے بچنے کے لئے ایسے اقدامات کر سکتا ہے جن کی وجہ سے اُس (سامنے والے) شخص کو نقصان نہ پہنچے۔ طبرانی شریف میں ہے: ”لوگوں سے سونے نطن کے ذریعے اپنی حفاظت کرو۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۵۹۸، ج ۱، ص ۱۸۱) مزید لکھتے ہیں: ”بُرے گمانوں میں سے بعض وہ ہیں جن کی پیروی مُباح (جائز) ہے جیسے معاشی معاملات میں بدگمانی ہونا۔“

(روح المعانی، پ ۲۶، الحجرات تحت الآیة ۱۲، ج ۲۶، ص ۴۲۸، ۴۲۹)

علامہ اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی (الْمُتَوَفَّی ۱۱۳۷ھ) تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں: ”بعض گمان مُباح (جائز) ہیں جیسے اُمورِ معاش یعنی دُنیاوی معاملات اور معاش کے مہمّات میں بدگمانی کرنا بلکہ ان اُمور میں بدگمانی مَوْجِبِ سلامتی (یعنی سلامتی کا سبب) ہے۔“ (روح البیان، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیة ۱۲، ج ۹، ص ۸۴)

## (۲) بدگمانی ممنوع ہے

جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ بُرا گمان رکھنا اور نیک مومن کے ساتھ بُرا گمان رکھنا۔

(تفسیر فخر ابن العرفان، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیة ۱۲، فتح الباری، کتاب البر والصلة، ج ۱، ص ۲۱۹)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ سے بدگمانی کا مطلب یہ ہے کہ یہ گمان رکھنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے رِزق نہیں دے گا یا میری حفاظت نہیں فرمائے گا یا میری مدد نہیں کرے گا، وغیرہ۔  
(الحدیقة الندیة، ج ۲، ص ۷)

## ”حُكْم“ کے تین حُرُوف کے نسبت سے بدگمانی سے بچنے کے 3 فرامین

(1)..... نبی مَکَرَّم، نُو رِجْسَم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔“  
(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یخطب علی خطبۃ اخیہ، الحدیث ۵۱۴۳، ج ۳، ص ۴۴۶)

(2)..... ارشادِ فرمایا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”مسلمان کا خون، مال اور اس سے بدگمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، الحدیث ۶۷۰۶، ج ۵، ص ۲۹۷)

(3)..... حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے مرفوعاً مروی ہے: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بُرا گمان رکھا، بے شک اس نے اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ سے بُرا گمان رکھا۔“  
(الدر المنثور، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲، ج ۷، ص ۵۶۶)

## بدگمانی پر حکمِ شرعی کب لگے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کے دل میں کسی کے بارے میں بُرا گمان آتے ہی اسے گنہگار قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ محض دل میں بُرا خیال آجانے کی بنا پر سزا کا حقدار ٹھہرانے کا مطلب کسی انسان پر اس کی طاقت سے زائد بوجھ

ڈالنا ہے اور یہ بات شرعی تقاضے کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ترجمہ: کُثر الايمان: اللہ کسی جان پر بوجھ

نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ (پ ۲، البقرة: ۲۸۶)

### بدگمانی کے حرام ہونے کی دو صورتیں

(۱)..... جب انسان اس بدگمانی کو دل پر جمالے (یعنی اس کا یقین کر لے)۔

(۲)..... اس کو زبان پر لے آئے یا اس کے تقاضے پر عمل کر لے۔

### (۱) بدگمانی کو دل پر جمالینا

شارح بخاری علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَظِیْمِ (الْمُتَوَفَّى ۵۰۰ھ) فرماتے ہیں: گمان وہ حرام ہے جس پر گمان کرنے والا مُصِر ہو (یعنی اصرار کرے) اور اسے اپنے دل پر جمالے نہ کہ وہ گمان جو دل میں آئے اور قرار نہ پکڑے۔

(عمدة القاری، الحدیث ۹۶ ج ۱۴، ۹۶۰)

حُجَّةُ الْإِسْلَام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیِ (الْمُتَوَفَّى ۵۰۰ھ) فرماتے ہیں: ”(مسلمان سے) بدگمانی بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح زبان سے بُرائی کرنا حرام ہے۔ لیکن بدگمانی سے مُراد یہ ہے کہ دل میں کسی کے بارے میں بُرائی یقین کر لیا جائے، رہے دل میں پیدا ہونے والے خدشات و دُشمنی سے تو وہ معاف ہیں بلکہ شک بھی معاف ہے۔“ مزید لکھتے ہیں: ”بدگمانی کے پُختہ ہونے کی پہچان یہ ہے کہ منظون کے بارے میں تمہاری قلبی کُفِیَّت تبدیل ہو جائے، تمہیں اُس سے نفرت محسوس ہونے لگے، تم اُس کو بوجھ سمجھو، اس کی عزت و اکرام اور اس کے لئے

فکر مند ہونے کے بارے میں سُستی کرنے لگو۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم کوئی بدگمانی کرو تو اس پر جھمے نہ رہو۔ (المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۲۷، ج ۳، ص ۲۲۸) یعنی اسے اپنے دل میں جگہ نہ دو، نہ کسی عمل کے ذریعے اس کا اظہار کرو اور نہ اعضاء کے ذریعے اس بدگمانی کو نُحْتہ کرو۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۸۶)

مثلاً شیطان نے کسی اسلامی بھائی کے دل میں کسی نیک شخص کے بارے میں ریاکاری کا گمان ڈالا تو اس اسلامی بھائی نے اس گمان کو فوراً جھٹک دیا اور اس مسلمان کے بارے میں مُخْلِص ہونے کا حُسنِ ظَن قَائِم کر لیا تو اب اس کی مَکْرِفَت نہیں ہوگی اور نہ ہی یہ گنہگار ہوگا۔ اس کے برعکس اگر دل میں بدگمانی آنے کے بعد اُس کو نہ جھٹلایا اور وہ بدگمانی اس کے دل میں قَرار پکڑے رہی حتیٰ کہ یقین کے درجے پر پہنچ گئی کہ فلاں شخص ریاکار ہی ہے تو اب بدگمانی کرنے والا گناہ گار ہوگا چاہے اس بارے میں زبان سے کچھ نہ بولے۔

### (۲) بدگمانی کو زبان پر لے آنا یا اس کے تقاضے پر عمل کر لینا

عَلَامَہ عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی (الْمُتَوَفَّى ۱۱۴۳ھ) لکھتے ہیں: شک یا وہم کی بناء پر مومنین سے بدگمانی اس صورت میں حرام ہے جب اس کا اثر اعضاء پر ظاہر ہو یعنی اس کے تقاضے پر عمل کر لیا جائے مثلاً اس بدگمانی کو زبان سے بیان کر دیا جائے۔

(الحدیقة الندیة، ج ۲، ص ۱۳ ملخصاً)

اور عَلَامَہ سید محمود آلوسی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی (الْمُتَوَفَّى ۱۲۷۰ھ) لکھتے ہیں:

جب بدگمانی غیر اختیاری ہو تو جس چیز کی مُمانعت ہے، وہ اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا ہے یعنی مظنون (یعنی جس کے بارے میں دل میں گمان آئے) کو حقیر جانتا یا اس کی عیب گوئی کرنا یا اس بدگمانی کو بیان کر دینا۔

(روح المعانی، پ ۲۶، الحجرات: تحت الآية ۱۲، ج ۲۶، ص ۴۲۹، ملخصاً)

مثلاً آپ کی دعوت میں نہ پہنچنے والے اسلامی بھائی نے ملاقات ہونے پر اپنا کوئی عذر پیش کیا مگر آپ کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور آپ نے اس گمان کی پیروی کرتے ہوئے فوراً بول دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، تو ایسی بدگمانی حرام ہے۔

### بدگمانی کی تباہ کاریاں

- بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بدگمانی میں مبتلا ہونے والا وادیِ ہلاکت میں جا پڑتا ہے کیونکہ اس ایک گناہ کی وجہ سے دیگر کئی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں مثلاً:
- (۱)..... اگر سامنے والے پر اس کا اظہار کیا تو اُس کی دل آزاری کا قوی اندیشہ ہے اور بغیر اجازت شرعی مسلمان کی دل آزاری حرام ہے۔ حضور پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کو اُذیت دی اس نے مجھے اُذیت دی اور جس نے مجھے اُذیت دی، پس اس نے اللہ تعالیٰ کو اُذیت دی۔“
- (المعجم الاوسط، الحدیث ۳۶۰۷، ج ۲، ص ۳۸۶)
- (۲)..... اگر اس کی غیر موجودگی میں کسی دوسرے پر اظہار کیا تو غیبت ہو جائے گی اور مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا  
 أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ  
 أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ  
 ترجمہ کنز الایمان: اور ایک دوسرے کی  
 غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ  
 اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ  
 تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

حُجَّةُ الْإِسْلَامِ اِمَامُ مُحَمَّدُ غَزَالِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِي (الْمُتَوَفَّى ۵۰۵ھ) ارشاد فرماتے  
 ہیں: ”مسلمانوں سے بدگمانی رکھنا شیطان کے مکر و فریب کی وجہ سے ہوتا ہے، بیشک  
 بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص کسی کے بارے میں بدگمانی کو دل پر  
 جمالیتا ہے تو شیطان اس کو ابھارتا ہے کہ وہ زبان سے اس کا اظہار کرے اس طرح  
 وہ شخص غیبت کا مرتکب ہو کر ہلاکت کا سامان کر لیتا ہے یا پھر وہ اس کے حقوق  
 پورے کرنے میں کوتاہی کرتا ہے یا پھر اسے حقیر اور خود کو اس سے بہتر سمجھتا ہے اور  
 یہ تمام چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ (الحديقة الندية، ج ۲، ص ۸)

(۳)..... بدگمانی کے نتیجے میں تَجَسُّس پیدا ہوتا ہے کیونکہ دل محض گمان پر صبر نہیں  
 کرتا بلکہ تَحْقِيق طلب کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان تَجَسُّس میں جا پڑتا ہے  
 اور یہ بھی ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوا  
 ترجمہ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

(پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ  
 الْهَادِي (الْمُتَوَفَّى ۱۳۶۷ھ) اس آیت کے تحت تفسیر خزان العرفان میں لکھتے ہیں: ”یعنی

مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستاری سے چھپایا۔“

(4)..... بدگمانی سے بغض اور حسد جیسے باطنی امراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

(فتح الباری، الحدیث ۶۰۶۶، ج ۱۰، ص ۱۰۷)

### بدگمانی کی خوفناک آفت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین اولاد، بھائی بہن، زوج و زوجہ، ساس بہو، سُسر داماد، نند بھاج بلکہ تمام اہل خانہ و خاندان نیز استاد شاگرد، سیٹھ اور نوکر، تاجر و گاہک، افسر و مزدور، حاکم و محکوم، الغرض ایسا لگتا ہے کہ تمام دینی و دنیوی شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی اکثریت اس وقت بدگمانی کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے۔ کسی کو موبائل پر فون کریں اور وہ Receive نہ کرے تو بدگمانی..... شوہر کی توجہ بیوی کی طرف کم ہوگئی تو فوراً ساس سے بدگمانی..... بیٹے کی توجہ کم ہوگئی تو فوراً بہو سے بدگمانی..... کسی فیکٹری سے اچھی نوکری سے فارغ ہو گئے تو دفتر کے کسی فرد سے بدگمانی..... کاروبار میں نقصان ہو گیا تو قریبی کاروباری حریف سے بدگمانی..... تنظیمی طور پر خلاف توقع بات ہوگئی تو ذمہ داران سے بدگمانی..... اجتماع ذکر و نعت کے انتظامات میں کمزوری ہوئی تو فوراً مُنْتَظِمین سے بدگمانی..... اجتماع ذکر و نعت میں کوئی شخص جھوم رہا ہے یا رو رہا ہے تو بدگمانی..... کسی بزرگ یا پیر نے اپنے مریدین یا مُتَعَلِّقین کی ترغیب کے لئے کوئی اپنا واقعہ بیان کر دیا تو فوراً ان سے بدگمانی..... جس نے قرض لیا اور وہ



راہِ طے میں نہیں آ رہا یا جس سے مال بک کر والیا وہ مل نہیں رہا تو فوراً بدگمانی..... کسی نے وقت دیا اور آنے میں تاخیر ہو گئی تو بدگمانی..... فلاں کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچھا مکان اور دیگر سہولیات آگئیں فوراً بدگمانی، اُسے شہرت مل گئی تو بدگمانی۔

آپ غور کرتے جائیں تو شب و روز نہ جانے کتنی مرتبہ ہم بدگمانی کا شکار ہوتے ہوں گے۔ پھر یہ ابتداء پیدا ہونے والی بدگمانی اُس شخص کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی، حسد پر ابھارتی، غیبت اور بُھجان پر اُکساتی اور آخرت برباد کرتی ہے۔ اسی بدگمانی کی وجہ سے بھائی بھائی میں دشمنی ہو جاتی ہے، ساس بہو میں ٹھن جاتی ہے، میاں بیوی میں جُدائی، بھائی بہنوں کے درمیان قُطع تَعَلُّقی ہو جاتی ہے اور یوں ہنستے بستے گھرا جڑ جاتے ہیں اور اگر یہی بدگمانی کسی مذہبی تحریک سے وابستہ افراد میں آجائے تو نگران و ماتحت کے درمیان اعتماد کی فضا ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ناقابلِ بیان نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ اور اگر یہ بدگمانی اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہ السَّلام بالخصوص اپنے پیرو مُزہِد سے ہو تو ایسا شخص فُیوض و بَرَکات سے محروم رہ جاتا ہے۔ امامِ اہلسنت، مُجیدِ دین و ملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مُرید پر پیر کے حُقوق کا بیان کرتے ہوئے کچھ یوں لکھتے ہیں: ”(اپنے پیر سے متعلق) دل میں بدگمانی کو جگہ نہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غلطی ہے۔“

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۶۹)

”ہدایت“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے اولیاء اللہ سے بدگمانی کرنے والوں کی توبہ کی 5 حکایات

### (۱) سوداگر کی توبہ

علامہ عبد اللہ بن اسعد یافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی (الْمُتَوَفَّی ۵۷۶۸) لکھتے ہیں: ایک صاحبِ علم و فضل بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک سوداگر تھا جو اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلام کی شان میں بدکلامی کیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میں نے اسی شخص کو اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلام کی صحبت میں دیکھا اور کسی نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنی ساری دولت انہیں پر لٹا دی ہے۔ میں نے اس سوداگر سے اس تبدیلی کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا: ”میں غلطی پر تھا اور اس کا احساس مجھے اس طرح ہوا کہ ایک مرتبہ جمعہ کی نماز کے بعد میں نے حضرت سیدنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی کو دیکھا کہ بہت جلدی میں مسجد سے نکل رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ دیکھو تو سہی یہ شخص بڑا صوفی کہلاتا ہے اور تھوڑی دیر کے لئے مسجد میں رُکنے کو تیار نہیں۔ میں نے سب کچھ چھوڑا اور اپنے دل میں کہا: دیکھو تو سہی کہ یہ کہاں جاتے ہیں؟ اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ انہوں نے بازار جا کر نان بائی سے نرم نرم روٹیاں خریدیں، میں نے سوچا صوفی صاحب کو دیکھئے نرم نرم روٹیاں لے رہے ہیں، اس کے بعد آپ نے کباب والے سے ایک درہم کے کباب خریدے۔ یہ دیکھ کر میرا غصہ اور فُزُوں ہوا۔ وہاں سے وہ حلوائی کی دُکان پر پہنچے اور ایک درہم کا فالو وہ لیا۔ میں نے دل میں ٹھان لی کہ انہیں خریدنے دو، جب یہ اسے کھانے بیٹھیں گے تو

میں ان کا مزہ کر کر ا کروں گا۔ سب چیزیں خریدنے کے بعد انہوں نے جنگل کی راہ لی۔ میں نے سوچا انہیں بیٹھ کر کھانے کے لئے شاید سبزہ زار اور پانی کی تلاش ہے چنانچہ میں ان کے پیچھے لگا رہا تھی کہ عصر کے وقت آپ ایک گاؤں کی مسجد میں پہنچے، جہاں ایک بیمار آدمی موجود تھا۔ آپ اس کے سر ہانے بیٹھ کر اسے کھانا کھلانے لگے۔ میں تھوڑی دیر کے لئے وہاں سے چلا گیا اور گاؤں کی سیر کو نکل گیا۔ جب میں واپس لوٹا تو حضرت بشرحانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی وہاں نہیں تھے۔ میں نے اس بیمار سے آپ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ بغداد چلے گئے۔ میں نے پوچھا: ”بغداد یہاں سے کتنی دُور ہے؟“ اس نے بتایا: ”تقریباً 120 میل۔“ میری زبان سے نکلا: ”إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔“ مجھے اپنے کئے پر بہت پچھتاوا ہوا۔ میرے پلے اتنے پیسے نہ تھے کہ سواری پر جاؤں اور نہ جسم میں اتنی سکت کہ پیدل جا پہنچوں۔ اس بیمار نے مشورہ دیا کہ حضرت بشرحانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی کے آنے تک یہیں رہو۔ چنانچہ میں دوسرے جمعہ تک وہیں رُکا رہا۔

اگلے جمعۃ المبارک حضرت بشرحانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی کھانا لے کر پھر سے بیمار کے پاس پہنچے۔ جب آپ اسے کھانا کھلا چکے تو اس نے کہا: ”اے ابونصر! یہ شخص گزشتہ جمعہ آپ کے پیچھے یہاں آیا تھا اور ہفتہ بھر سے یہیں پڑا ہوا ہے اسے واپس پہنچا دیجئے۔“ حضرت بشرحانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی نے جلال سے میری طرف دیکھا اور پوچھا: ”میرے ساتھ کیوں آئے تھے؟“ میں نے کہا: ”مجھ سے غلطی ہو گئی۔“

فرمایا: ”میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔“ میں ان کے پیچھے چلتا رہا حتیٰ کہ مغرب کے وقت ہم شہر کے قریب جا پہنچے۔ انہوں نے میرے محلّے کے بارے میں پوچھا اور میرے بتانے کے بعد فرمانے لگے: ”جاؤ اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔“ میں نے اسی وقت سے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے بارے میں بدگوئی سے توبہ کر لی اور ان کی صحبت اختیار کر لی اور اب اسی پر قائم رہوں گا، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

(روض الریاحین، الحکایة السابعة والثلاثون بعد المئتين، ص ۲۱۸، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے بغض وعداوت رکھنے اور اُن کے بارے میں بدگمانی کر کے ٹوہ میں پڑنے والے کو کتنی شرمندگی اٹھانا پڑی۔ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں اپنے اولیاء سے حُسن عقیدت قائم رکھنے کی توفیق دے، آمین بِجَاوِزِ النَّبِيِّ الْآمِينَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

## (2) بدگمانی کرنے والی کنبیز

علامہ عبدالکریم بن ہوازن قشیری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی (الْمُتَوَفَّی ۵۶۰ھ) رقم طراز ہیں: حضرت سیدنا ابوالحسن نوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی کی خادمہ زیتونہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ سخت سردی تھی، میں نے حضرت سے پوچھا: ”آپ کے لئے کچھ لاؤں؟“ تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دودھ اور روٹی لانے کا حکم فرمایا۔ میں مطلوبہ چیزیں لے کر حاضر خدمت ہوئی تو دیکھا کہ آپ کے سامنے کچھ کونکے پڑے تھے جنہیں آپ ہاتھ سے اُلٹ پُلٹ رہے تھے۔ آپ نے روٹی لی اور کھانا شروع

کر دی۔ اب منظر یہ تھا کہ آپ روٹی کھا رہے تھے اور دودھ آپ کے ہاتھ پر بہہ رہا تھا جس پر کونسلے کی کالک لگی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے دل میں کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے یہ ولی کس قدر گندے ہوتے ہیں ان میں سے کوئی بھی صفائی کا خیال رکھنے والا نہیں ہوتا۔“

اس کے بعد میں کسی کام سے گھر سے باہر نکلی تو اچانک ایک عورت آ کر مجھ سے چٹ گئی اور مجھ پر اپنے کپڑوں کی گٹھڑی کی چوری کا الزام لگانے لگی۔ میرے فریاد کرنے کے باوجود لوگ مجھے پکڑ کر کوٹوال کے پاس لے گئے۔ حضرت کو اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے اور میرے حق میں سفارش فرمائی۔ مگر کوٹوال نے بعد ادب عرض کی: ”حضرت میں اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں جبکہ یہ عورت اس پر چوری کا الزام لگا رہی ہے۔“ اتنے میں ایک لڑکی وہاں آئی جس کے پاس وہی گٹھڑی تھی اور میری جان بخشی ہو گئی۔ حضرت مجھے لے کر گھر واپس آئے اور فرمایا: ”کیا اب دوبارہ کہو گی کہ اللہ کے ولی کس قدر گندے ہوتے ہیں۔“ یہ سن کر میں حیران رہ گئی اور فوراً توبہ کر لی۔

(الرسالة القشيرية، باب حدیث الغار، ص ۶۰۷)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ

### (۳) ولی کی طاقت

امام اہلسنت مجدد دین و ملت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن (المتوفی ۱۳۴۰ھ) کا بیان حکایت ہے: حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخارا میں حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شہرہ سن کر خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپ نے دیکھا کہ مکان کے اندر خاص لوگوں کا مَجْمَع ہے اور اکھاڑے میں کشتی ہو رہی ہے۔ حضرت بھی موجود ہیں اور کشتی میں شریک ہیں، حضرت خواجہ نقشبند عالم جلیل پابندِ شریعت (تھے)، ان کے قلب نے کچھ پسند نہیں کیا حالانکہ اس میں شرعاً (آج کل کی کشتیوں کی مثل) کوئی ناجائز بات بھی شامل نہ تھی، یہ خیال آنا ہی تھا کہ غمو دگی آگئی، دیکھا کہ حشر کا میدان ہے، ان کے اور جنت کے درمیان دلدل کا ایک دریا حائل ہے۔ یہ گزر کر اس کے پار جانا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس میں اترے اور جتنا زور لگاتے اتنا دھستے چلے جاتے، یہاں تک کہ بغلوں تک دھنس گئے۔ اب نہایت پریشان ہوئے کہ کیا کریں، اتنے میں دیکھا کہ حضرت امیر کلال رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تشریف لائے اور ایک ہاتھ سے باہر نکال کر دریا کے پار پہنچا دیا۔ پھر آپ کی آنکھ کھل گئی اور اس سے پہلے کہ آپ کچھ کہتے، حضرت امیر کلال رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ اگر ہم کشتی نہ ٹریں تو یہ طاقت کہاں سے آئے (یعنی ہمارا اللہ تعالیٰ کی رضا اور جہاد کی تیاری کے لئے ہے)۔ یہ سن کر آپ فوراً ان کے قدموں میں گر گئے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، حصہ ۴، ص ۳۶۴)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب

#### (۴) خوش رنگ سیب

امام اہلسنّت مجتہد دین و ملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی

(الْمُنَوَّرِی، ۱۳۴۰ھ) کا بیان ہے: ایک صاحب اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ میں

سے تھے۔ آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا کھاؤ۔ اس نے عرض کی حضور بھی نوش فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کو دل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھے دے دیں تو میں جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا: ”ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا، دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اور اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا ساری مجلس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔“ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت قدس سرہ، حصہ ۴، ص ۳۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی بارگاہ میں زبان کے ساتھ ساتھ دل بھی سنبھال کر جانا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

(5) شاہی دربار میں سفارش

شیخ فرید الدین عطار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْعَفَّار (الْمُتَوَفَّی ۶۷۰ھ) لکھتے ہیں: دو درویش طویل سفر کے بعد حضرت ابو عبد اللہ خفیف عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اللَّطِیْف سے ملنے

بہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ شاہی دربار میں جلوہ فرما ہیں۔ یہ سن کر ان لوگوں نے سوچا کہ یہ کس قسم کے بُرگ ہیں جو شاہی دربار میں حاضری دیتے ہیں۔ بہر حال یہ دونوں بازار کی طرف نکل گئے اور اپنی جیب سلوانے کے لئے ایک درزی کی دکان پر پہنچے۔ اسی دوران درزی کی قینچی گم ہوگئی اور اس نے ان دونوں کو چوری کے شبہ میں گرفتار کروادیا۔ جب پولیس دونوں کو لے کر شاہی دربار میں پہنچی تو حضرت ابو عبد اللہ خفیف علیہ رحمۃ اللہ اللطیف نے بادشاہ سے ان کی سفارش کرتے ہوئے فرمایا: ”یہ دونوں چور نہیں ہیں، لہذا ان کو چھوڑ دیا جائے۔“ چنانچہ آپ کی سفارش پر ان دونوں کو رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے ان دونوں سے فرمایا: ”میں اسی وجہ سے دربار شاہی میں موجود رہتا ہوں۔“ یہ سن کر وہ دونوں معذرت کرنے لگے اور آپ کے عقیدت مندوں میں شامل ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابو عبد اللہ خفیف، ص ۱۰۹)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب

”بدگمانی سے بچنے“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت

سے بدگمانی کے 12 علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدگمانی کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ اس باطنی مرض کے علاج کے لئے عملی کوششوں کا آغاز کر دیں۔

پہلا علاج

ہمیں چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خوبیوں پر نظر رکھیں۔ جو اپنے



مسلمان بھائیوں کے بارے میں حُسنِ ظن رکھتا ہے اسے سکونِ قلب نصیب ہوتا اور جو بدگمانی کی بُری عادت میں مبتلا ہو اس کے دل میں وحشتوں کا بسیرا رہتا ہے۔

### دوسرا علاج

اپنی اصلاح کی کوشش جاری رکھئے کیونکہ جو خود نیک ہوتا ہے وہ دوسروں کے بارے میں بھی اچھے گمان رکھتا ہے۔ جو خود بُرے کاموں میں مشغول رہتا ہے اسے دوسرے بھی اپنے جیسے دکھائی دیتے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُونُهُ یعنی جب کسی کے کام بُرے ہو جائیں تو اس کے گمان بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔

(فیض القدیر، ج ۳، ص ۱۵۷)

### تیسرا علاج

بُری صحبت سے بچتے ہوئے نیک صحبت اختیار کیجئے، جہاں دوسری برکتیں ملیں گی وہیں بدگمانی سے بچنے میں بھی مدد ملے گی۔ روح المعانی میں ہے: ”صُحْبَةُ الْأَشْرَارِ تَوْرِثُ سُوءَ الظَّنِّ بِالْأَخْيَارِ یعنی بُروں کی صحبت اچھوں سے بدگمانی پیدا کرتی ہے۔

(روح المعانی، پ ۱۶، مریم، تحت الآية ۹۸، ج ۱، ص ۶۱۲)

### چوتھا علاج

جب بھی دل میں کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو تو اپنی توجہ اس کی طرف کرنے کے بجائے بدگمانی کے شرعی احکام کو پیشِ نظر رکھئے اور بدگمانی کے انجام پر نگاہ رکھتے ہوئے خود کو عذابِ الہی سے ڈرائیئے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم جہنم کا ہلکے سے ہلکا عذاب بھی برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ حضرت

ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ”دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔“

(صحیح البخاری، باب صفة الجنة والنار، الحديث ۶۵۶۱، ج ۴، ص ۲۶۲)

### پانچواں علاج

اپنے مالک و مولائے عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دستِ دُعا دراز کر دیجئے اور یوں عرض کیجئے: ”اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ کمزور ناتواں بندہ دُنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے اس بدگمانی سے اپنے دل کو بچانا چاہتا ہے۔ اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میری مدد فرما اور میری اس کوشش کو کامیابی کی منزل تک پہنچا دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما، اٰمِیْن بِجَاوِہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔“

### چھٹا علاج

جب بھی کسی مسلمان کے بارے میں دل میں بُرا گمان آئے تو اسے جھٹکنے کی کوشش کریں اور اس کے عمل پر اچھا گمان قائم کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً کوئی اسلامی بھائی نعت یا بیان سنتے ہوئے اُٹھک بہا رہا ہو اور اسے دیکھ کر آپ کے دل میں اس کے متعلق ریاکاری کی بدگمانی پیدا ہو تو فوراً اس کے اخلاص سے رونے کے بارے میں حُسنِ ظن قائم کر لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

لَوْلَا اِذْ سِعْتُمُوْهُ لَظَنَّ الْکُفْرُ مِنْكُمْ ۚ تَرٰجِمَہُ کَنْزِ الْاِیْمَانِ: کیوں نہ ہو جب تم نے

وَالْمُؤْمِنَاتُ بَأْنَفْسِهِمْ خَيْرًا  
وَقَالُوا هَذَا أَفْكٌ مُّبِينٌ

اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان  
عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور  
کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔ (پ ۱۸، النور: ۱۲)

علامہ محمد بن جریر طبری علیہ رحمۃ اللہ القوی (المتوفی ۳۲۰ھ) اس آیت کی تفسیر  
میں لکھتے ہیں: یعنی مؤمنین ایک دوسرے کے بارے میں حُسنِ ظن قائم کریں اور  
اسے بیان بھی کریں اگرچہ یہ گمان یقین کے درجے تک نہ پہنچا ہو۔  
(جامع البیان فی تاویل القرآن، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآية ۱۲، ج ۱، ص ۳۹۴، ملخصاً)  
اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ”مسلمان کو یہی حکم ہے  
کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے۔“

### ”حُسنِ ظن“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے حُسنِ ظن کے بارے میں ۵ روایات

#### (۱) اچھا گمان عبادت ہے

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی  
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اچھا گمان اچھی عبادت سے ہے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، ج ۴، ص ۳۸۷، الحدیث ۴۹۹۳)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی (المتوفی ۱۳۹۱ھ) اس  
حدیث کے مختلف مطالب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”یعنی مسلمانوں سے اچھا  
گمان کرنا، ان پر بدگمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادت میں سے ایک عبادت ہے۔“  
(مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۶۲۱)

## (۲) بدگمانی پر نہ ستم نہ دھرم

حضرت سیدنا حارثہ بن نعمان رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرَّوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”میری امت میں تین چیزیں لازماً رہیں گی: بدفالی، حسد اور بدگمانی۔“ ایک صحابی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ ان کا کس طرح تدارک کرے؟“ ارشاد فرمایا: ”جب تم حسد کرو تو اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کرو اور جب تم کوئی بدگمانی کرو تو اس پر جھمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کرلو۔“

(المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۲۷، ج ۳، ص ۲۲۸)

علامہ محمد عبدالرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی (الْمُتَوَفَّی ۱۴۰۱ھ) فیضِ القدر میں لکھتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تینوں خصلتیں امراضِ قلب میں سے ہیں جن کا علاج ضروری ہے جو کہ حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے۔ بدگمانی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ دل یا اعضاء سے اس کی تصدیق نہ کرے۔ تصدیقِ قلبی سے مراد یہ ہے کہ اس گمان کو دل پر جمالے اور اسے ناپسند نہ جانے اور اس (یعنی تصدیقِ قلبی) کی علامت یہ ہے کہ بدگمانی کرنے والا اس بڑے گمان کو زبان سے بیان کر دے۔

(فیض القدر، الحدیث ۳۴۶۵، ج ۳، ص ۴۰۱)

حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی (الْمُتَوَفَّی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: ”بدگمانی کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دل کے بھیدوں کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا

ہے۔ لہذا تمہارے لئے کسی کے بارے میں بُرا گمان رکھنا اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک تم اس کی بُرائی اس طرح ظاہر نہ دیکھو کہ اس میں تاویل کی گنجائش نہ رہے۔ پس اُس وقت تمہیں لامحالہ اسی چیز کا یقین رکھنا پڑے گا جسے تم نے جانا اور دیکھا ہے۔ اور اگر تم نے اُس کی بُرائی کو نہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور نہ ہی کانوں سے سنا مگر پھر بھی تمہارے دل میں اس کے بارے میں بُرا گمان پیدا ہو تو سمجھ جاؤ کہ یہ بات تمہارے دل میں شیطان نے ڈالی ہے۔ اس وقت تمہیں چاہئے کہ دل میں آنے والے اس گمان کو جھٹلا دو کیونکہ یہ سب سے بڑا فسق ہے۔“ مزید لکھتے ہیں: ”یہاں تک کہ اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بو آرہی ہو تو اس کو شرعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہی کُلی کردی ہو یا کسی نے اسے زبردستی شراب پلا دی ہو، جب یہ سب احتمال موجود ہیں تو (ثبوت شرعی کے بغیر) محض قلبی خیالات کی بنا پر تصدیق کر دینا اور اس مسلمان کے بارے میں بدگمانی کرنا جائز نہیں ہے۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۸۶)

### (۳) اچھی صورت پر محمول کرو

جلیلُ القدر تابعی حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”اصحابِ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں سے میرے بعض بھائیوں نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ اپنے مسلمان بھائی کے فعل کو اچھی صورت پر محمول کرو جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل غالب نہ ہو جائے اور کسی مسلمان بھائی کی زبان سے نکلنے

والے کلمے کو اس وقت تک بُرا گمان نہ کرو جب تک کہ تم اسے کسی اچھی صورت پر محمول کر سکتے ہو اور جو خود اپنے آپ کو تہمت کے لئے پیش کرے اسے اپنے سوا کسی کو ملامت نہیں کرنی چاہئے۔“

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب، الحدیث ۸۳۴۵، ج ۶، ص ۳۲۳)

حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کافر مان نصیحت نشان ہے: ”اپنے بھائی کی زبان سے نکلنے والے کلمات کے بارے میں بدگمانی مت کرو جب تک کہ تم اسے بھلائی پر محمول کر سکتے ہو۔“

(الدر المنثور، ج ۷، المحررات، تحت الآية ۱۲، ص ۵۶۵)

#### (۴) مسلمان کا حال حتیٰ الامکان اچھائی پر عمل کرنا واجب ہے

امام اہلسنّت مجتہد دین و ملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن (الْمُتَوَفَّى ۱۳۴۰ھ) فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھتے ہیں: ”مسلمان کا حال حتیٰ الامکان صلاح (یعنی اچھائی) پر عمل کرنا (یعنی گمان کرنا) واجب ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۹، ص ۶۹۱)

صدر الکافضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی (الْمُتَوَفَّى ۱۳۶۷ھ) تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: ”مؤمن صالح کے ساتھ بُرا گمان ممنوع ہے اس طرح (کہ) اُس کا کوئی کلام نہ کر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمانِ بد میں داخل ہے۔“ (خزائن العرفان، پ ۲۶، النجزت ۱۲)

#### (۵) مسلمان سے سُسن ظن رکھنا مُستحب ہے

علامہ عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْفَوَّی (الْمُتَوَفَّى ۱۱۴۳ھ) لکھتے ہیں: جب

کسی مسلمان کا حال پوشیدہ ہو (یعنی اس کے نیک ہونے کا بھی احتمال ہو اور بد ہونے کا بھی) تو اُس سے حُسنِ ظَنّ رکھنا مُستَحَبّ اور اُس کے بارے میں بدگمانی حرام ہے۔

(الحدیقة الندیة، ج ۲، ص ۶، ۷، ۱ ملخصاً)

### عبادت گزار فقیر

علامہ عبد اللہ بن اسعد یافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَالِی (الْمُتَوَفَّی ۵۷۶۸) لکھتے ہیں: امام الطَّائِفہ حضرت سیدنا ابوالقاسم جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَالِی ایک مرتبہ مسجد شونیزیہ میں بیٹھے کسی جنازے کا انتظار کر رہے تھے، اور بھی بہت سے باشندگان بغداد وہاں موجود تھے۔ آپ نے وہاں ایک فقیر کو دیکھا جس کے چہرے سے عبادت و ریاضت کے آثار نمایاں تھے۔ وہ لوگوں سے سُوال کر رہا تھا۔ حضرت سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَالِی نے سوچا کہ اس کے بجائے اگر یہ کوئی ایسا کام کرتا جس کے سبب یہ لوگوں سے سُوال کرنے کی آفت سے بچ جاتا تو بہتر تھا۔ اسی شب کی بات ہے کہ سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَالِی پر آپ کے معمولاتِ شب (یعنی نوافل اور وظائف وغیرہ) دُشوار ہو گئے اور کسی کام میں جی بھی نہیں لگ رہا تھا۔ آپ بہت دیر تک یونہی جاگتے رہے بالآخر آپ پر نیند کا غلبہ ہوا اور آپ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ اسی فقیر کو لایا گیا ہے اور ایک دسترخوان پر ڈال دیا گیا اور مجھ سے کہا جا رہا ہے کہ اس کا گوشت کھا، تو نے اس کی غیبت کی ہے، مجھ پر حقیقتِ حال واضح ہو گئی (یعنی میں سمجھ گیا کہ اس فقیر کے بارے میں بدگمانی کرنے کے بارے میں تنبیہ کی جا رہی ہے)۔ میں نے عرض

کی: ”میں نے اس کی غیبت نہیں کی، ہاں! اس سے متعلق دل میں کچھ ایسا سوچا تھا۔“ جواب ملا: ”تم ان لوگوں میں سے نہیں، جن سے ہم اس قدر بھی گوارا کریں جاؤ اس بندے سے معافی مانگو۔“ آپ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ”صبح میں اس کی تلاش میں نکلا، وہ دریا کے کنارے مجھے مل گیا اور سبزیاں دھونے والے جو پتے وہاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ چن رہا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے جواب دینے کے بعد کہا: ”اے اَبُو القاسم! پھر ایسا کرو گے؟“ میں نے کہا: ”نہیں۔“ اس نے کہا: ”جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں معاف فرمائے۔“

(روض الریاحین، الحکایة الثامنة والعشرون بعد المائة، ص ۱۵۵، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی کے ظاہری لباس کی سادگی دیکھ کر اسے حقیر نہیں جانا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ”گڈڑی کا لعل“ ہو۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بہت سے بوسیدہ کپڑے والے ایسے ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم کھالیں تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان کی قسم پوری فرماتا ہے۔“

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب المعجزات، باب من ابطال وجود المعجزات... الخ،

الحديث ۶۴۹ ج ۸، ص ۱۳۹)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

گمانوں سے بچو

امام اہلسنت محمد و دین و ملت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

(الْمُتَوَفَّى ۱۳۴۰ھ) نے فرمایا: ایک مرتبہ امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تنہا ایک



گدڑی پہنے مدینہ طیبہ سے کعبہ معظمہ کو تشریف لیے جاتے تھے اور ہاتھ میں صرف ایک تاملوٹ (ٹین کا برتن) تھا۔ حضرت شقیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا (تو) دل میں خیال کیا کہ یہ فقیر اوروں پر اپنا بار ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ وسوسہ شیطانی آنا تھا کہ امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: شقیق بچو گمانوں سے بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ نام بتانے اور وسوسہ دلی پر آگاہی سے نہایت عقیدت ہو گئی اور امام کے ساتھ ہو لئے۔ راستہ میں ایک ٹیلہ پر پہنچ کر امام نے اس سے تھوڑی ریت لے کر تاملوٹ میں گھول کر پیا اور سیدنا شقیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی پینے کو فرمایا۔ انہیں انکار کا چارہ نہ ہوا۔ جب پیا تو ایسے نفیس لذیذ خوشبودار سٹو تھے کہ عمر بھر میں بھی نہ دیکھے نہ سنے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حصہ دوم، ص ۲۲۲)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

### ساتواں علاج

اپنے کام سے کام رکھنے کی عادت بنائیے اور دوسروں کے معاملات کی ٹوہ میں نہ رہیے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بدگمانی پیدا ہی نہیں ہونے پائے گی۔ شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سران السالکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ”لوگوں سے منہ پھیر لو کیا تم نہیں جانتے کہ اگر تم لوگوں میں شک کے پیچھے چلو گے تو انہیں فساد میں ڈال دو گے۔“ (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۵۹، ج ۱، ص ۳۶۵)

### سلامتی کی رطاب

حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی (المتوفی ۵۴۳ھ)

حلیۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں: حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو فرماتے: ”یہ مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف رکھتا ہے۔“ اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے: ”یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میرے گناہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔“ اور فرماتے: ”اے بھائیو! تم پر ایسے امر کا اختیار کرنا لازم ہے کہ جس میں تم دُرست ہو تو اجر و ثواب کے حقدار ٹھہرو اور اگر تم خطا پر ہو تو گنہگار نہ ہو اور ہر ایسے کام سے بچو کہ اگر تم اس میں دُرست ہو تو تمہیں اجر نہ ملے اور اگر تم اس میں خطا کے مرتکب ہو جاؤ تو گناہ کا قرار پاؤ۔“ ان سے پوچھا گیا: ”وہ کیا ہے؟“ فرمایا: ”لوگوں سے بدگمانی رکھنا کیونکہ اگر تمہارا گمان دُرست ثابت ہوا تو بھی تمہیں اس پر اجر و ثواب نہیں ملے گا لیکن اگر گمان غلط ثابت ہوا تو گنہگار ٹھہرو گے۔“

(حلیۃ الاولیاء، ج ۲، ص ۲۵۷، الحدیث ۲۱۴۳)

حُسن ظن میں کوئی نقصان نہیں

امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ العالیہ فرماتے ہیں: ”حُسنِ ظن میں کوئی نقصان نہیں اور بدگمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔“

آٹھواں علاج

جب بھی کسی کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو تو خود کو اس طرح سمجھائیے کہ مجھ پر اس کے باطنی حالات کی تفتیش واجب نہیں ہے، اگر یہ واقعاً اسی شے میں مبتلا ہے جو میرے دل میں آئی تو یہ اس کا اور اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کا معاملہ ہے اور اگر

یہ اس شے سے محفوظ ہے تو میں بدگمانی میں مبتلا رہ کر عذابِ نار کا حق دار کیوں بنوں۔  
حضرت طلحہ بن عبد اللہ رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی مَکَرَّم، نورِ مُجَسَّم،  
رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بے شک ظن  
غلط بھی ہو سکتا ہے اور صحیح بھی۔“ (الدر المنثور، ج ۷، الحجرت، تحت الآية ۱۲، ص ۵۶۵)

حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی (الْمُتَوَفٰی ۵۰۵ھ) فرماتے  
ہیں: ”جب تمہارے دل میں کسی کے بارے میں بدگمانی آئے تو تمہیں چاہئے کہ  
اس کی طرف دھیان نہ دو اور اس بات پر مضبوطی سے قائم رہو کہ اس شخص کا حال تم  
سے پوشیدہ ہے اور جو تم نے اس کے بارے میں دیکھا ہے اس میں اچھی اور بُری  
دونوں باتوں کا احتمال ہے۔“ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۸۶)

علامہ عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْفَوٰی (الْمُتَوَفٰی ۱۱۴۳ھ) لکھتے ہیں: جب  
کسی مسلمان کا حال پوشیدہ ہو (یعنی اس کے نیک ہونے کا بھی احتمال ہو اور بد ہونے کا  
بھی) تو اس سے حُسنِ ظَن رکھنا مُسْتَحَب اور اس کے بارے میں بدگمانی حرام ہے۔  
اور جب معاملہ بہت پیچیدہ ہو جائے (یعنی نہ تو حُسنِ ظَن رکھا جاسکے اور نہ بدگمانی کی شرعی  
اجازت کی شرائط پائی جائیں) تو مَظْنُون کو اس کے حال پر چھوڑ دینا واجب ہے خصوصاً  
اس وقت کہ جب وہ ظاہری طور پر عادل (یعنی نیک) ہو۔

(الحدیقة الندیة، ج ۲، ص ۱۷۰، ۱۷۱ ملخصاً)

### سال بھر کی مشروعی

حضرت سیدنا کھول و مُشَقِّی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْفَوٰی فرماتے ہیں: ”جب تم کسی

کو روتا ہوا دیکھو تو تم بھی روؤ اور اسے ریا کاری نہ سمجھو میں نے ایک دفعہ کسی شخص کے بارے میں یہ خیال کیا تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔“

(تنبیہ المغترین، باب رقة قلوبہم و کثرة بکائہم، ص ۱۰۷)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب

### نواں علاج

اپنے دل کو تھرا رکھنے کی کوشش کیجئے اس کے لئے یادِ موت اور فکرِ آخرت کرنا بے حد مفید ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت شاہ مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن (اَلْمُتَوَفَّی ۱۳۴۰ھ) فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 231 پر حضرت سیدنا عارف باللہ احمد زروق رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول نقل فرماتے ہیں: ”خبیث گمان خبیث دل سے نکلتا ہے۔“

(الحدیقة الندیة، الخلق الرابع والعشرون، ج ۲، ص ۸)

### دسواں علاج

جب بھی کسی اسلامی بھائی کے بارے میں دل میں بدگمانی آئے تو اس کے لئے دُعائے خیر کیجئے اور اس کی عزت و اکرام میں اضافہ کر دیجئے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی (اَلْمُتَوَفَّی ۵۰۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ”جب تمہارے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی آئے تو تمہیں چاہئے اس کی رعایت میں اضافہ کرو اور اس کے لئے دُعائے خیر کرو، کیونکہ یہ چیز شیطان کو غصہ دلاتی ہے اور اسے تم سے دُور بھگاتی ہے۔ شیطان دوبارہ تمہارے دل میں بُرا گمان نہیں ڈالے گا کہ کہیں تم پھر سے اپنے بھائی کی رعایت اور اس کے لئے دُعائے

خیر میں مشغول نہ ہو جاؤ۔“ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۸۷)

## گیارہواں علاج

دل کے مَحاسن میں کبھی غفلت نہ کیجئے ورنہ شیطان مسلسل کوشش کے ذریعے بالآخر بدگمانی میں مبتلا کروا سکتا ہے۔ حُجَّةُ الْإِسْلَام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی (الْمُتَوَفَّى ۵۰۵ھ) لکھتے ہیں: ”شیطان بعض اوقات معمولی حیلے سے انسان کے دل میں لوگوں کی بُرائیوں کو پُختہ کر دیتا ہے اور اسے باور کراتا ہے کہ ”(ان بُرائیوں تک پہنچ جانا) تمہاری سمجھ داری اور عقل کی تیزی کی وجہ سے ہے اور مومن تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔“ حالانکہ حقیقت میں وہ شخص شیطان کے دھوکے میں ہوتا ہے۔“ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۸۷)

## بارہواں علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدگمانی سے بچنے کے لئے مذکورہ اُمور کے ساتھ ساتھ ”روحانی علاج“ بھی کیجئے؛

## ”بِسْمِ اللّٰہِ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے 7 روحانی علاج

- (i)..... جب بھی کسی سے مُتَعَلِّق بدگمانی محسوس ہو تو ”أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ“ ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تھوٹھو کر دیں۔
- (ii)..... روزانہ دس بار ”أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ“ پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

(مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، الحدیث ۴۱۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰ ملخصاً)

(iii)..... سورۃ اخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ، الاذکار الصباحیۃ، ص ۱۸)

(iv)..... سورۃ الناس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دور ہوتے ہیں۔

(v)..... جو کوئی صبح وشام اکیس اکیس بار ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَاءَ اللہ عزَّ وَّجَلَّ وسوسہ شیطانی سے بہت حد تک امن میں رہے گا۔ (مراۃ المناجیح، باب الوسوسۃ، ج ۱، ص ۸۷)

(vi)..... ”هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ“ کہنے سے نوراً وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔

(vii)..... سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ ط اِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ط وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ۝ کی کثرت اسے (یعنی وسوسے کو) جڑ سے قطع کر دیتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ، ج ۱، ص ۷۷۰)

### کوشش جاری رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اوراد و وظائف پڑھنے اور دیگر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے باوجود بدگمانی کے مرض سے جان نہ چھوٹے تو گھبراہیے نہیں بلکہ مسلسل کوشش جاری رکھئے۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی (المتوفی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: ”اگر تم محسوس کرو کہ شیطان، اللہ عزَّ وَّجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوجود تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتا اور غالب آنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ

ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہمارے مجاہدے، ہماری قوت اور صبر کا امتحان مقصود ہے یعنی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کہ تم شیطان سے مقابلہ کرتے ہو یا اس سے مغلوب ہو جاتے ہو۔“  
(منہاج العابدین، العائق الثالث: الشیطن، ص ۴۶، ملخصاً)

### دوسروں کو بدگمانی سے بچانے کے لیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے آپ کو بدگمانی سے بچانے کے ساتھ ساتھ ایسے کاموں سے بھی بچتے جن کے سبب دوسروں کے بدگمانی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔ حضرت سیدنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: ”جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔“

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، الحدیث ۶۲۸۸، ج ۴، ص ۱۸۵)

حضرت سیدنا ملا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی (الْمُتَوَفَّی ۸۱۰۱ھ) اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ”تا کہ وہ یہ گمان نہ کرے کہ یہ دونوں اس کے خلاف سرگوشی کر رہے ہیں۔“

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، ج ۸، ص ۶۹۹)

اس کے علاوہ جب آپ محسوس کریں کہ آپ کے کسی فعل کی بنا پر کوئی بدگمانی میں مبتلا ہو سکتا ہے تو اس کی روک تھام کی ترکیب کیجئے۔

### ”مَدَد“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے دوسروں کو بدگمانی سے بچانے کی ۳ حکایات

#### (۱) یہ میری زوجہ ہے

حضرت سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے محبوب، داناے عُیُوب، مُزَّهَّعِنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں (مُحْکِف) تھے۔ اور آپ کے پاس اَزْوَاجِ مُطَهَّرَات موجود تھیں وہ اپنے کمروں کو چلی گئیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدتنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: بٹھرو میں بھی (تھوڑی دُور تک) تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ چلے تو دو انصاری صحابہ ملے جو آپ کو دیکھ کر آگے بڑھ گئے۔ آپ نے ان دونوں کو بلا کر ارشاد فرمایا: ”یہ (میری زوجہ) صفیہ بنت حبیبی ہے۔“ انہوں نے عرض کی: سُبْحَانَ اللہ! یا رسول اللہ! (یعنی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم آپ سے بدگمانی کریں)۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”شیطان، انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو میں نے خوف محسوس کیا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی وَسْوَسَہ نہ ڈال دے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارة المرأة... الخ، الحدیث ۲۰۳۸، ج ۱، ص ۶۶۹)

شَارِح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی (الْمُتَوَفَّی ۸۵۲ھ)

فتح الباری میں لکھتے ہیں: ”اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے کاموں سے بچا جائے جو کسی کو بدگمانی میں مبتلا کر سکتے ہوں۔ علماء و مُتَقَدِّمِی ہستیوں کو تو بطور خاص ہر اس کام سے بچنا چاہئے جس کی وجہ سے لوگ ان سے بدظن ہو جائیں اگرچہ اس کام میں ان کے لئے خُلاصی کی راہ موجود ہو کیونکہ بدظن ہونے کی صورت میں لوگ ان کے علم سے نفع نہیں اٹھایا پائیں گے۔ (فتح الباری، الحدیث ۲۰۳۵، ج ۴، ص ۲۴۲)

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب



## (۲) آرٹھی کانیل

ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی (الْمُتَوَفَّی ۱۳۸۲ھ) ”حیاتِ اعلیٰ حضرت دَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ“ میں رقم طراز ہیں: مولانا سید ایوب علی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی کا بیان ہے برسات کا موسم تھا، عشاء کے وقت ہوا کے تیز جھونکے مسجد کے گڑوے تیل کا چراغ بار بار گُل کر دیتے تھے، جس کے روشن کرنے میں بارش کی وجہ سے سخت دقت ہوتی تھی۔ اور اس کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ خارج مسجد دیا سلامی جلانے کا حکم تھا۔ اس زمانہ میں ناروے کی دیا سلامی استعمال کی جاتی تھی، جس کے روشن کرنے میں گندھک کی بو لگتی تھی، لہذا اس تکلیف کی مدافعت حضور کے خادم خاص حاجی کفایت اللہ صاحب نے یہ کی کہ ”ایک لالٹین میں معمولی شیشے لگوا کر پٹی میں آرٹھی کا تیل ڈالا اور روشن کر کے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَحْن کے ساتھ ساتھ مسجد کے اندر لے جا کر رکھ دی۔“

تھوڑی دیر ہوئی کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَحْن کی نظر اس پر پڑی، ارشاد فرمایا: ”حاجی صاحب! آپ نے یہ مسئلہ بار بار سنا ہوگا کہ ”مسجد میں بدبودار تیل نہیں جلانا چاہئے۔“ انھوں نے عرض کیا: ”حضور! اس میں آرٹھی کا تیل ہے۔“ فرمایا: ”راہگیر دیکھ کر کیسے سمجھیں گے کہ اس لالٹین میں آرٹھی کا تیل جل رہا ہے؟ وہ تو یہی کہیں گے کہ دوسروں کو فتویٰ دیا جاتا ہے کہ مٹی کا بدبودار تیل مسجد میں نہ جلاؤ اور خود مسجد میں لالٹین جلوارہے ہیں، ہاں! اگر آپ برابر اسکے پاس یہ کہتے رہیں کہ اس

لائین میں ارنڈی کا تیل ہے، تو مضائقہ نہیں،“ چنانچہ حاجی صاحب نے فوراً اس لائین کو کل کر کے خارج مسجد کر دیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، ج ۱، ص ۱۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

### (3) یہ آپ زَمِ زَمِ ہے

ایک مرتبہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ اور تخصص فی الفقہ کے اسلامی بھائی امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اس دوران آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر وضاحت کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا کہ ”یہ آپ زَمِ زَمِ ہے، اس لئے میں نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ کو بتانے میں میری ایک نیت یہ بھی ہے کہ کہیں کوئی اسلامی بھائی بدگمانی میں مبتلا نہ ہو جائے۔“

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

### مَدَنی ماحول اپنا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدگمانی اور دیگر ظاہری و باطنی عُیُوب سے جان چھڑانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت

اور راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ ان مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دلِ حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہو جائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر عد امت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادی بن جائے گی، غصیلہ پن رخصت ہو جائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر و شاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگمانی کی عادت بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دُنیاوی مال و دولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹ جائے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَاءَ اللہُ عزَّوَجَلَّ۔

### فیشن ایبل نوجوان کس توبہ

شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہمُ العالیہ اپنی مشہور زمانہ تالیف ”فیضانِ سنت“ جلد اول کے صفحہ 93 پر لکھتے ہیں:

کلکتہ (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ عرض کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے، میں سنتوں بھری زندگی سے بہت دُور ایک فیشن ایبل نوجوان تھا، ایک

رات گھر کی طرف آتے ہوئے اثنائے راہ سبز سبز عماموں کی بہاریں نظر آئیں، قریب گیا تو پتا چلا کہ بمبئی سے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا ایک مدنی قافلہ آیا ہوا ہے جس کے سبب یہاں سنتوں بھر اجتماع ہو رہا ہے، میرے دل میں آیا کہ یہ لوگ طویل سفر کر کے ہمارے شہر کلکتہ آئے ہیں، ان کو مننا چاہئے لہذا میں اجتماع میں شریک ہو گیا، اختتام پر ان حضرات نے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے بانٹنے شروع کئے، خوش قسمتی سے ایک رسالہ میرے ہاتھ میں بھی آ گیا، اس پر لکھا تھا، ”بھیانک اونٹ“ میں گھرا گیا، کل پڑھوں گا یہ ذہن بنا کر رسالہ رکھ دیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا، سونے سے قبل یونہی رسالہ ”بھیانک اونٹ“ کا جب ورق پلٹا تو میری نظر اس عبارت پر پڑی ”شیطان لاکھ سُستی دلوائے مگر یہ رسالہ ضرور پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے اندر مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔“ اس جملہ نے میری زبردست رہنمائی کی میں نے سوچا، واقعی شیطان مجھے یہ رسالہ کہاں پڑھنے دے گا، کل کس نے دیکھی ہے! نیکی میں دیر نہیں کرنی چاہئے، اس کو ابھی پڑھ لینا چاہیے، یہ سوچ کر میں نے پڑھنا شروع کیا، اس پاک پڑ و ز دگار عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے دربار عالی میں حاضر ہو کر بروز قیامت حساب دینا پڑے گا! جب میں نے رسالہ ”بھیانک اونٹ“ پڑھا تو اس میں کفارِ نابکار کی جانب سے حضورِ پاک، صاحبِ کواک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر توڑے جانے والے مظالم کا پُرسوز بیان پڑھ کر میں اشکبار ہو گیا، میری نیند اُچٹ گئی، کافی دیر تک میں روتا رہا۔ راتوں رات میں نے عزم کیا کہ صبح ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔ جب صبح والدین کی خدمت میں عرض کی تو انہوں نے بخوشی اجازت مرحمت فرمادی

اور میں تین دن کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے کا مسافر بن گیا، قافلے والوں نے مجھے بدل کر کیا سے کیا بنا دیا!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نمازی بن کر پلٹا، سبز عمامہ شریف کے تاج سے سر ”سبز“ ہو گیا، تن مدنی لباس سے آراستہ ہو گیا، میری ماں نے جب مجھے تبدیل ہوتا دیکھا تو بے حد خوش ہوئیں اور خوب دُعاؤں سے نوازا، عزیز ورشتہ دار سب مجھ سے خوش ہو گئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج کل دعوتِ اسلامی کی ایک تحصیل مشاورت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے حسبِ توفیق سنتوں کی دھومیں مچانے کی سعادت پارہا ہوں۔

عاشقانِ رسول لائے جنت کے پھول آؤ لینے چلیں قافلے میں چلو  
بھاگتے ہیں کہاں آ بھی جائیں یہاں پائیں گے جنتیں قافلے میں چلو  
(فیضانِ سنت، باب آدابِ طعام، ج ۱، ص ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! سنتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلق سے امیرِ اہل سنت، شیخ طریقت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہٴ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مدنی مٹوں اور مٹیوں کیلئے 40 مدنی انعامات سُوالات کی صورت میں مرتب کئے ہیں۔

ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہتر ترجیح دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔

ہم سب کو چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے رسالہ پُر کریں اور ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ مَدَنی انعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے! اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

### نمازی بن گئے

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالہ میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، واڑھی مبارک بھی سجالی اور مَدَنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی

یا الہی! خُوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضانِ ایلۃِ القدر، ج ۱، ص ۱۱۳۳)

## ماخذ و مراجع

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	کلام باری تعالیٰ	(۱) قرآن مجید
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	(۲) کُنْزُ الْإِيمَانِ فِي تَرْجُمَةِ الْقُرْآنِ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	محمد نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	(۳) خَزَائِنُ الْعُرْفَانِ
دار الفکر بیروت	محمد بن احمد قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	(۴) الْخَطَامُ مَعَ لَحْظَاتِ الْقُرْآنِ
دار احیاء التراث العربی	علاء مدنی محمود لکوی متوفی ۱۴۷۰ھ	(۵) رُؤُوحُ الْمَعَانِي
دار احیاء التراث العربی	امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ	(۶) التَّفْسِيرُ الْكَبِيرُ
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	(۷) صَحِيحُ الْبُخَارِي
دار احیاء التراث العربی	امام ابو داؤد و سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ	(۸) مُسْنَدُ أَبِي دَاوُدَ
دار الفکر بیروت	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	(۹) الْمُسْنَدُ لِإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
دار احیاء التراث العربی	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۲۰ھ	(۱۰) الْمَعْجَمُ الْكَبِيرُ
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۵۸ھ	(۱۱) شُعَبُ الْإِيمَانِ
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۲۰ھ	(۱۲) الْمَعْجَمُ الْاَوْسَطُ
دار الفکر بیروت	حافظ شیروید بن شبر دار متوفی ۵۰۹ھ	(۱۳) فِرْدَوْسُ الْأَخْبَارِ
دار الکتب العلمیہ بیروت	علاء الدین علی بن بلبان متوفی ۷۳۹ھ	(۱۴) صَحِيحُ ابْنِ حِبَّانَ
دار الکتب العلمیہ بیروت	علاء مد عبد اللہ بن اسمد متوفی ۶۸۷ھ	(۱۵) رَوْضُ الرِّيَا جَنَّ
الدار الشامیہ بیروت	علاء مدہ راغب اصفہانی متوفی ۴۲۵ھ	(۱۶) الْمُفْرَدَاتُ
رضا فاؤنڈیشن لاہور	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	(۱۷) فَنَاءُ وَی رَضْوِيَه
مکتبہ رضویہ کراچی	صدر الشریعہ امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۷۶ھ	(۱۸) فَنَاءُ وَی امْجَدِيَه
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام عبدالکریم بن حوازن قشیری متوفی ۲۶۵ھ	(۱۹) اَلرِّسَالَةُ الْقَشِيرِيَّةُ
انتشارات تفتیح	شیخ فرید الدین عطار متوفی ۶۱۶/۶۰۶ھ	(۲۰) نَزْدَ كَرَمَةِ الْاَوْليَاءِ
دار المعرفہ بیروت	عبد الوہاب بن احمد متوفی ۹۷۳ھ	(۲۱) كَتَبِيَه الْمُعْتَرِفِينَ
دار الکتب العلمیہ بیروت	ابو یعلیٰ احمد بن علی مصلی متوفی ۳۰۷ھ	(۲۲) مُسْنَدُ أَبِي يَعْلى
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	(۲۳) مِنْهَاجِ الْعَابِدِينَ
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	(۲۴) كَلَوَظَةُ الْكُرَيْمَةِ
پیشاور	علاء مدہ رافعی نابلسی متوفی ۱۱۴۳ھ	(۲۵) الْحَدِيثَةُ الْمَدِينِيَّةُ
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور	مفتی احمد یار خان متوفی ۱۳۹۱ھ	(۲۶) مِرْآةُ الْمَنَّا جَنِيح
حامد اینڈ کمپنی لاہور	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۳۰ھ	(۲۷) مَلَفُوطَاتِ اعلیٰ حضرت
مکتبہ المدینہ کراچی	ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری متوفی ۱۳۸۲ھ	(۲۸) حَيَاتِ اعلیٰ حضرت
مکتبہ المدینہ کراچی	امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس قادری	(۲۹) فَيَضَانِ سُنَّتِ

## فہرست

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
1	دُرو و پاک کی فضیلت	10	23	36
2	نقصان اٹھانے والا تاجر	10	24	37
3	کثرت گمان کی ممانعت	12	25	38
4	گمان کسے کہتے ہیں؟	13	26	39
5	گمان کی اقسام	13	27	39
6	بدگمانی سے بچئے	18	28	40
7	بدگمانی پر حکم شرعی کب لگے گا؟	18	29	40
8	بدگمانی کی تباہ کاریاں	21	30	41
9	سوداگر کی توبہ	25	31	42
10	بدگمانی کرنے والی کنیز	27	32	43
11	وَلِی اللہ کی طاقت	28	33	43
12	خوش رنگ سیب	29	34	44
13	شاہی دربار میں سفارش	30	35	44
14	بدگمانی کے 12 علاج	31	36	46
15	پہلا علاج	31	37	46
16	دوسرا علاج	32	38	48
17	تیسرا علاج	32	39	49
18	چوتھا علاج	32	40	49
19	پانچواں علاج	33	41	50
20	چھٹا علاج	33	42	53
21	اچھا گمان عبادت ہے	34		54
22	بدگمانی پر نہ جئے رہو	35		



## المدينة العالمية کی کتب



## سنت کی بھاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک و دعوتِ اسلامی کے محبے محبے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگرانِ پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا کارڈ کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیتے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کرتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

## مکتبہ المدینہ کو مطلع فرمائیے

کراچی: ضریح مسجد کھارہ۔ فون: 2314045 • 2203311 • میرٹھ: فیضانِ مدینہ آڈیو سنٹر۔ فون: 3642211  
لاہور: سہ ماہی گیت گنج محلہ۔ فون: 7311679 • ملتان: انارکلی محلہ کھارہ۔ فون: 4511692  
مراد آباد (پنسل آباد): ایشیہ پور۔ فون: 2632625 • لاہور: اسلام آباد۔ فون: 4411665  
گواٹھ: چٹانہ۔ فون: 058610-82772